شراب نوشی کے حوالے سے وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

وفاقی شرعی عدالت میں شریعت پٹیشن نمبر 2/I OF 2006 کے ذریعے قانون حد امتناع منشیات 1979ء کی دفعہ 8 کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ یہ اسلامی احکام کے خلاف ہے۔ اسی قانون کی دفعہ 25 کو بھی اسی بنیاد پر چیلنج کیا گیا، جس میں کہ شراب نوشی کا اقدام وغیرہ کرنے والے کے لئے سزا مقرر کی گئی ہے۔ یہ دونوں دفعات حسب ذیل ہیں:۔

"۸۔ **شراب نوشی مستوجب حد:**

جو کوئی بھی بالغ مسلمان ہوتے ہوئے نشہ آور شراب منہ سے پئے تو وہ شراب نوشی مستوجب حد کا مجرم ہے اور اسے اسی (80) کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ سزا کی تعمیل نہیں کی جائے گی، تاوقتیکہ وہ عدالت اسکی توثیق نہ کردے جس کے سامنے حکم سزایابی کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہو، اور جب تک کہ سزا کی توثیق اور تعمیل نہ ہو جائے، سزایاب مجرم کے ساتھ، ضمانت کی منظوری یا سزا کے التواء سے متعلق مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (ایکٹ نمبر 5 بابت 1898ء) کے احکام کے تابع اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔"

"۲۵۔ **اس فرمان کے تحت قابل سزا جرم کے ارتکاب کے اقدام کی سزا:**

جو کوئی بھی اس فرمان کے تحت قابل سزا کسی جرم کے ارتکاب کا یا مذکورہ جرم کے ارتکاب کئے جانے کا سبب بننے کا اقدام کرے، اور مذکورہ اقدام میں جُرم کے ارتکاب سے متعلق کوئی عمل کرے، تو اسے دفعہ ۸ کے تحت قابل سزا جرم کی صورت میں دو (۲) سال کی مدت کے لئے قید سخت کی سزا اور دوسری صورتوں میں، ایسی مدت کے لئے سزائے قید جو اس جرم کے لئے مقررہ طویل ترین مدت کی نصف تک ہو، یا اتنے کوڑوں یا جرمانے کی سزا جو اس جرم کے لئے مقرر ہو، یا کوئی سی دو سزائیں یا تمام سزائیں دی جائیں گی۔"

وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ جو کہ چیف جسٹس جناب جسٹس حاذق الخیری، جناب جسٹس علامہ ڈاکٹر فدا محمد خان، جناب جسٹس صلاح الدین مرزا اور جناب جسٹس سید افضل حیدر پر مشتمل تھا، نے اس شریعت پٹیشن کا دستور کے آرٹیکل D-203 کے تحت تحقیقی جائزہ لیا اور قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں بنظرِ عمیق اسلامی احکام پر غور کیا اور یہ قرار دیا کہ بالغ مسلمان شخص کے لئے مطلوبہ معیار کی گواہی کے بعد جرم یقینی طور پر ثابت ہونے کے بعد شراب نوشی کے لئے 80 کوڑوں کی جو سزا مقرر کی گئی ہے وہ قرآن وسنت کے عین مطابق ہے اور اسی طرح اس جرم کا اقدام کرنے والے کے لئے دفعہ 25 کے تحت جو سزا مقرر ہے وہ بھی بالکل صحیح ہے۔

مذکورہ بنچ نے اس پٹیشن کو خارج کرتے ہوئے دونوں دفعات کے تحت سزاؤں کو برقرار رکھا اور یہ شریعت پٹیشن خارج کردی۔